بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۲ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۸ شوال ۱۳۸۳ھ ۲۲ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۱ فروری بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "کل دن بھر تو طبیعت بہتر رہی مگر رات کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ کافی دیر بعد دوائی دینے سے نیند آئی۔ ہڈی کا جوڑ درست ہو رہا ہے اور زخم بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو

ہر ایک نماز میں دعا کیلئے کئی مواقع ہیں۔ اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے

"خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے، اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کیلئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔ نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا ہوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۱-۳۵۲)

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صحت کیلئے درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشان

برادرم عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۹/۲/۶۴ جبکہ وہ مسجد مبارک میں نماز عشاء پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو یکدم ان کی طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی، نبض تیز ہوگئی اور سر چکرانے لگا اور ہاتھ پاؤں اور اعضاء پر کنٹرول ڈھیلا پڑ گیا۔ انہوں نے امامت کے لئے دوسرے آدمی کو اشارہ کر کے خود پیچھے مسجد کے ایک کونہ میں لیٹ گئے۔ اسی وقت سرکاری ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر کو بلا کر معائنہ کرایا گیا۔ انہوں نے بلڈ پریشر اور دل کی حالت تسلی بخش بتائی اور اس حالت کو کام کے بوجھ اور فکرمندی کا نتیجہ بتایا۔ اس رات نیند آور دوائی کھلانے سے نیند آئی۔ دوسرے دن بھی یہی کیفیت رہی اور عام طور پر نبض کی رفتار تیز رہی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ طبیعت سنبھلنی شروع ہوگئی۔ مگر اتوار کو پھر اسی قسم کا دورہ ہوا۔

عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم عزیزہ امۃ القدوس بیگم بھی چند ماہ سے ناک بند ہونے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم ہر دو عزیزان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

(مرزا ناصر احمد ناظر خدمت درویشان) ۲۰/۲/۶۴

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مجاہدین تحریک جدید کیلئے خوشخبری

جن مجاہدین نے ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی رقم سو فیصدی ادا فرما دی ہے ان تمام مجاہدین کے ناموں کی فہرست ۲۹ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور نے ازراہ شفقت دعا فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مجاہدین پر اپنی خیر و برکت کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۴ء

جب انسان بھٹک جاتا ہے تو وقت کا تقاضہ کیا ہوتا ہے؟

(۲)

اس عالمگیر انقلاب کے جو نتائج پیدا ہوئے اس کے متعلق مقالہ نگار لکھتا ہے:

"ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ وہ کامل نظام حق تیس سال سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہا۔ لیکن اس پیغام کی روشنی سے مسلسل کئی صدیاں جگمگاتی رہیں اور دنیا کی کوئی قوم بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ سائنسی کمالات کا یہ دور جس میں آج ہم سانس لے رہے ہیں۔ دراصل ان مسلمان حکمرانوں کا مرہون منت ہے جو محض فتوحات کی خاطر یورپ میں داخل ہوئے اور مدتوں اس سرزمین پر حکومت کرتے رہے۔ اگرچہ یہ لوگ جس پیغام ہدایت کے امین تھے اس پر پوری طرح گامزن نہ تھے۔ لیکن فکر و احساس تعقل و تدبر اور تجربہ و تحقیق کی وہ آزادی جس کا اسلام داعی ہے بہر کیف ان میں موجود تھی۔ مغربی اقوام نے باہم میل جول اور جذب و اخذ سے بہت جلد اس حقیقت کو پالیا۔ اور ذہنی گردش کو تقاضے کے لئے بالکل نئے انداز میں کروٹ بدلی۔" (جہان ۱۰/۲/۶۴)

اسلام کے ساتھ ٹکراؤ سے مغرب میں جو بیداری پیدا ہوئی اس کا نتیجہ جو نکلا وہ آج ہم مغربی ترقیات کی صورت میں دیکھ رہے ہیں چنانچہ مقالہ نگار رقمطراز ہے:

"مادی ترقی کا یہ دور انسان کے لئے یہی اندیشہ لے کر طلوع ہوا اور آہستہ آہستہ وہ ایک تلخ حقیقت بنتا چلا گیا۔ جوش عداوت میں آ کر جب وہ اپنا دامن الہامی ہدایت سے تہی کر بیٹھا تھا۔ تو اب سوائے جبلت نفس کے اور کوئی چیز تھی جو اس کی راہ نمائی کرتی۔ پس بے لگام جذبات نے اسے جنگل کے درندوں سے زیادہ وحشی، خود غرض، خود پرست زہریلے کیڑوں سے زیادہ خطرناک اور جانوروں سے زیادہ بے حس بنا دیا۔ مادی ترقی کا یہ دور اپنی پوری ٹریجڈی کے ساتھ ہمارے سامنے ہے اور یہ موقعہ نہیں کہ پوری تفصیل کے ساتھ اس داستان کو دہرائیں۔" (ایضاً)

اس مادی ترقیوں کے زمانہ میں اسلام کی جو حالت ہے وہ مقالہ نگار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"مسلمانوں کا زوال تاریخ انسانیت کا سب سے المناک باب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا یہ انجام مسلمانوں کے تنزل ہی کا منطقی نتیجہ تھا جو ظاہر ہوا۔ دراصل سلسلہ نبوت کے خاتمہ کے بعد یہی امت روئے زمین پر الہامی ہدایت کی امین اور کائنات کے بناؤ بگاڑ کی واحد ذمہ دار تھی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب انسان تسخیر کائنات کا ایک غیر متزلزل عزم اور فکر و احساس کی قیمتی دولت کے ہمراہ میدان میں آیا۔ تو اس وقت یہ نمائندہ جماعت اپنے تنزل کی آخری منزلیں طے کر رہی تھی۔ اس کے بیشتر افراد رسول کے فریضے سے لاپرواہ مناظر اور موشگافیوں میں مصروف تھے۔" (جہان ۱۰/۲/۶۴)

اسلام کے اس زوال کا جو نتیجہ ہوا ہے اس سے تمام دنیا کا متاثر ہونا ضروری تھا۔ وہ حقیقی راہ نمائی سے محروم ہو گئی۔ اور جدھر کسی نے منہ اٹھایا چلا گیا۔ چنانچہ اس کی حالت اس مسافر کی سی ہو گئی ہے۔ جو کسی جنگل میں راستہ بھول گیا ہو۔ اس لئے وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ کوئی عظیم داعی اسلام پیدا ہو۔ جو دنیا کو اس بھول بھلیوں سے نکلنے کی راہ کی طرف راہ نمائی کرے۔ چنانچہ فاضل مقالہ نگار لکھتا ہے:

"آج انسانیت ہیبت زار بھول بھلیوں میں گم منزل کے لئے سر پٹک رہی ہے۔ انسان اپنے اندازے سے کسی راہ کا انتخاب کرتا ہے۔ لیکن جب اس پر کچھ دور چل لیتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ یہ راہ صحیح نہیں یہ غلط راستہ ہے جس پر وہ نکل آیا ہے۔ گھبرا کر وہ نئی راہیں ڈھونڈتا ہے۔ لیکن بہت جلد اس پر کھل جاتا ہے کہ اس کی یہ کھوج بھی صحیح نہیں دو تین صدیوں کا یہ فاصلہ وہ اسی انداز میں طے کرتا آیا ہے۔ سوائے ایک سیدھی اور صحیح راہ کے وہ تمام راہیں آزما چکا ہے اور تمام سمتیں پرکھ بیٹھا ہے۔" (ایضاً)

اس لئے قاعدہ کے مطابق آج وقت کا تقاضا کیا ہے؟ وہی جو ہمیشہ سے ایسے وقتوں میں تقاضہ ہوتا رہا ہے۔ مقالہ نگار کے الفاظ میں سنیئے:

"اب وقت پوری شدت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ اللہ والوں کا کوئی ایسا ٹولہ ابھرے اور اس کوتاہی کی تلافی کرے جس کے سبب سے دنیا اس انجام سے دوچار ہوئی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار" (جہان ۱۰ فروری ۱۹۶۴ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی دعوے ہے کہ میں وقت کا تقاضہ پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ نے بار بار اس حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں:

"مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے لوگ اس قدر گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۴)

کیا میری داستاں ہے تری داستاں بغیر

صدیوں سے جو پڑے ہوئے مُردے ہیں جاں بغیر
پھر زندہ کس طرح ہوں مسیحِ زماں بغیر؟

مانا تری نماز میں ہوگا خشوع خضوع
سجدے تو کر رہا ہے مگر آستاں بغیر

دلکش اسے بھی تیرے تعلق نے کر دیا
کیا میری داستاں ہے تری داستاں بغیر

زندہ خدا ہے زندہ نبیؐ زندہ الکتاب
تثلیث ہے یہ باطل تثلیثیاں بغیر

گو دلفریب پھول ہیں فصلِ بہار کے
شیریں ثمر مگر نہیں بنتے خزاں بغیر

تنویر سوکھ جاتے ہیں چشمے زمیں کے جب
بھرتے نہیں پھر آ کے جھڑے آسماں بغیر

عہدِ حاضر اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۵)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادتمند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں انسان کی بدخواہی کرو۔ خدا کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱، ۶۲)

اپنے ملفوظات میں حضور ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"اسلام جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ کمزور ہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اسلام کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں۔ لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب قوم بنتی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی۔ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہوگا۔ اگر ہم یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہوگا پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۱ء)

اب میں آخر میں حضور علیہ السلام کا ایک اقتباس درج کرتا ہوں جس میں حضور نے دنیا پرستی کے جذام سے بچنے اور غیر قوموں کی ریس نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے حقیقی ترقی کا راستہ بتایا ہے اور اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر صحیح رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم دین اور دنیا میں سرخرو ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کرو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے۔ اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ سخت غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت ہو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور بکلی اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا ہی تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور

اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی نہیں ہو گی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔"

(کشتی نوح ص ۲۱ تا ۲۲)

انصار اللہ بجٹ جلد بھجوائیں

انصار اللہ کی تمام مجالس کو دسمبر میں بجٹ فارم بھجوا کر درخواست کی گئی تھی کہ ایک ماہ کے اندر اندر انہیں مکمل کر کے مرکز میں واپس کر دیا جائے لیکن ابھی تک کئی مجالس نے ایسا نہیں کیا۔ دو ماہ گزر چکے ہیں۔ جن مجالس کی طرف سے بجٹ فارم موصول نہیں ہوئے ان کو یاددہانی کی چٹھی بھجوائی گئی ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک بجٹ موصول نہ ہو جائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مرکز کا وقت اور خرچ بچ جائیں تو اس کی صرف یہی صورت ہے کہ آپ بجٹ فارم بعد تکمیل جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گھانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا مبارک سالانہ جلسہ

- ملک کے طول و عرض سے ہزارہا افریقن احمدیوں کی شرکت
- اہم تصاویر
- مالی قربانی کا ایمان افروز منظر

مرتبہ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور۔ شاہد

جماعت احمدیہ گھانا ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہے چنانچہ امسال یہ جلسہ دو، تین اور چار جنوری کو مقامی مرکز سالٹ پانڈ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے دور و نزدیک سے تقریباً چار ہزار افراد تشریف لائے۔ دور کی جماعتوں کے احباب تو تیس اکتیس دسمبر کو پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور قریبی جماعتیں یکم جنوری کی شام تک سالٹ پانڈ پہنچ گئی تھیں ــــ سالٹ پانڈ کے مقامی غیر از جماعت لوگ بھی اس قدر متاثر ہیں کہ ہر سال ان ایام میں اپنے سامان وغیرہ سمیٹ کر ایک دو کمروں میں اپنی رہائش کو محدود کر لیتے ہیں اور باقی تمام مکان جماعت کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے ہیں کہ تا مہمانوں کو رہائش میں دقت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

پہلا روز۔ دو جنوری ۱۹۶۴ء

دو جنوری کو ہمارے جلسہ کا پہلا روز تھا۔ افراد جماعت صبح سات ساڑھے سات بجے ہی جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ عجب سماں نظر آتا تھا جبکہ وہاں کے تمام احباب سفید لباس میں ملبوس حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں اپنے پیارے امام ہمام علیہ السلام کے گائے ہوئے گیتوں کو دہراتے اور احمدیت کی نعمت سے متمتع ہونے کا خدا تعالےٰ کے حضور شکرانہ ادا کرتے ہوئے سمندر کے کنارے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوتے تھے ــــ بچے اور بوڑھے، مرد اور عورتیں جلسہ گاہ کی طرف کچھ اس طرح روانہ ہوتے تھے کہ قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

جب ساڑھے آٹھ بجے امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم تشریف لائے تو تمام ریجنل مبلغین اور جماعتوں کے نمائندوں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے داخل ہوتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام اور احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد سے گونج اٹھی۔ پروگرام کے مطابق مولوی عبد الوہاب صاحب آدم نے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد خدام الاحمدیہ وا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ سمندر کی لہریں ترتیب ہی کچھ اس طرح موجزن تھیں کہ گویا وہ بھی مسحور ہو کر رسول کریمؐ کی مدح سرائی میں مصروف ہیں۔

بعدہٗ امیر صاحب نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ہمیں پھر اکٹھے ہونے کی توفیق بخشی اور ایک مرتبہ پھر اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کا موقع عطا فرمایا آپ نے اس امر پر زور دیا کہ چاہیئے کہ ہر فرد اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کی تجدید کرے اور پھر سے دنیا پر ثابت کرے کہ واقعی وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت کسی عام سوسائٹی کا نام نہیں ہے احمدیت ان افراد کی جماعت کا نام ہے جن کے پیش نظر ایک عظیم الشان مقصد ہے اور وہ مقصد لوگوں کے دلوں پر الٰہی حکومت کا قیام اور اسلامی علم کی سربلندی ہے، آپ نے فرمایا کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے ہمیشہ ان مقاصد کو پیش نظر رکھو۔ زبانی دعووں کا وقت گزر چکا ہے اب وقت عمل ہے سو واجب ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس امر کو پایۂ ثبوت پہنچا دیں کہ ہم اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے تلقین کی کہ اطاعت امیر آپ کا شیوہ ہو اور حکومت وقت کی فرمانبرداری ہمارا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ (آپ کی تقریر کے اس حصہ کو ریڈیو گھانا نے بھی بعد میں نشر کیا تھا)

بعد میں آپ نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد کو احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق بخشے لمبی اور پُر سوز دعا کے بعد خاکسار (سید داؤد احمد انور) نے تقریر کی جو کہ پینتیس منٹ تک جاری رہی۔ خاکسار نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی وروحی) کی حیات طیبہ میں سے پیاری مثالوں کے ساتھ اس امر کو واضح کیا کہ حضور علیہ السلام کا اپنے غیروں کے ساتھ کیا سلوک تھا۔

خاکسار کے بعد مکرم عبد اللہ بوٹنگ صاحب گھانا یونیورسٹی کرانے ۳۰ منٹ تک مسیح علیہ السلام کے سفر کشمیر پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم اور اناجیل کی آیات سے ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام کی صلیب پر وفات ان کے مشن کے منافی ہے پھر تاریخی لحاظ سے اس امر کو ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام نے کشمیر کو ہجرت کی تھی جہاں ان کی بقیہ بکھری بھیڑیں تھیں اور پھر وہیں وفات پائی ــــ آپ کی تقریر کے اس حصہ کو ریڈیو گھانا نے بھی نشر کیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں بلکہ کشمیر میں فوت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الکبیر صاحب انچارج مشن اکرا (مشرقی ریجن) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے حضور کے خاندانی حالات اور پیدائش تک کا مختصر ذکر کرنے کے بعد حضور کے کارہائے نمایاں کو واضح کیا جن کی ابتداء براہین احمدیہ کی تصنیف سے ہوئی اور پھر تجدید دین کے ساتھ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حقیقی معنوں میں دلائل بینہ کے ساتھ کسر صلیب کی۔

بعدہٗ مکرم عبد الواحد صاحب عزیز سیکرٹری احمدیہ مشن کماسی نے قرآن کریم کی آیات اور واقعاتی شہادات سے ثابت کیا کہ آج زندہ مذہب اسلام اور صرف اسلام ہے آپ کی تقریر مقامی زبان میں تھی۔

مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے مصلح موعود کے موضوع پر حاضرین جلسہ کو خطاب کیا۔ مکرم بخاری صاحب کے بعد مکرم احمد بن عبد اللہ صاحب نے جو ایک ڈسٹرکٹ کمشنر ہیں حکام کی اطاعت اور فرمانبرداری کے موضوع پر مقامی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات سے اس امر کو واضح کیا کہ اطاعت امیر اور اطاعت حکومت ہر احمدی کے ایمان کا جزو ہے سو ہمیں حکومت کا وفادار اور اس کے پروگراموں میں معاون و مددگار ہونا چاہیئے۔

ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کے بعد مکرم جبرائیل سعید صاحب مقامی مبلغ نے بیس منٹ تک سپیچ بولنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپکی تقریر بھی مقامی زبان میں تھی بعدہٗ اجلاس برائے وقفہ ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس

دو بجے بعد نماز ظہر و عصر جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم محمد آرتھر صاحب صدر جماعتہائے احمدیہ گھانا کی زیر صدارت مجیب اللہ صاحب کلیم نے تلاوت قرآن کریم سے کیا بعدہٗ پروگرام کے مطابق مکرم ابراہیم جیبی صاحب گھانا یونیورسٹی نے بیس ۲۰ منٹ تعلیم بالغاں کے موضوع کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں واضح کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی ریجن نے تقریباً نصف گھنٹہ النبوۃ فی الاسلام کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر کی۔ مولانا موصوف کی تقریر کے بعد مکرم اسمٰعیل آڈو صاحب گھانا یونیورسٹی نے فضائل قرآن کریم کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپکی تقریر ابھی جاری تھی کہ بارش شروع ہو گئی اور اجلاس کو ملتوی کرنا پڑا ــ بارش چونکہ رات تک جاری رہی لہٰذا جلسہ کی تیسری مجلس جو کہ رات ساڑھے سات بجے منعقد ہونی تھی انعقاد پذیر نہ ہو سکی۔

دوسرا روز تین جنوری ۱۹۶۴ء

نو بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم محمد آرتھر صاحب کی صدارت میں عزیزم مکرم کریم اللہ صاحب کلیم نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جس کے بعد الوا کے احباب نے حاضرین جلسہ کو عربی نعت سے محظوظ کیا۔

پروگرام کے مطابق پہلی نشست میں رجنل مبلغین کے علاوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور قائم مقام ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا چوہدری محمد لطیف صاحب نے سال گزشتہ کی پہلی کارگزاری کی رپورٹیں سنانی تھیں لیکن چونکہ کل کے پروگرام میں سے کچھ تقاریر رہ گئی تھیں نیز آج بھی اجلاس تاخیر سے شروع ہوا تھا اس وجہ سے صدر محترم نے رپورٹوں کے پروگرام کو منسوخ کرتے ہوئے مکرم اسماعیل صاحب آڈو۔ گھانا یونیورسٹی کو اپنی گزشتہ کی تقریر مکمل کرنے کے لئے بلایا جن کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب جو کہ عرصہ دراز تک پاکستان میں مقیم رہ کر دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں نشانات ظہور مہدی کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم کی آیات اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں بیان کیں اور اس امر کی وضاحت کی کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ظاہر ہو چکے ہیں جب آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالے میرے ذریعے ہزاروں لاکھوں نشانات دکھا چکا ہے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

آپ کے بعد گھانا کے ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی الحاج صالح مرحوم کے فرزند الحسن بن صالح صاحب گھانا یونیورسٹی اکرا نے اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بڑے دلنشین پیرایہ میں نماز۔ روزہ۔ اور زکوٰۃ کی تلقین کی۔ باہمی اخوت اور باہمی ہمدردی پر زور دیا۔ مقامی غیر اسلامی رسومات سے اجتناب کرنے کی اہمیت کو واضح کیا آپ کی تقریر کے بعد دوبارہ بارش کے آثار دیکھتے ہوئے صدر محترم نے جلسہ کی کارروائی بعد از نماز جمعہ تک ملتوی کر دی

خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے مسئلہ تقدیر کے اس پہلو کو واضح فرمایا کہ انسان کو حتی المقدور تدبیر کرنی چاہیئے اور پھر اللہ تعالے پر توکل کرنا چاہیئے اور اگر تقدیر کا فیصلہ انسانی تدبیر کے خلاف ہو تو بھی اسے بخوشی قبول کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا
وھو خیر لکم

آپ نے فرمایا بظاہر کل اور آج کی بارش ہمارے جلسہ میں روک بنی ہے لیکن کون جانتا ہے کہ ہم روک نہ ہو۔ اور کون جانتا ہے کہ بظاہر جو امر ہمارے پروگرام میں حارج بنا ہے وہی زیادہ قربانی کا باعث ہو۔ سو واقعتہً ایسا ہی ظہور پذیر ہوا جب کہ گزشتہ سال مالی قربانی ۲۰۰۰/- پونڈ تھی امسال باوجود نامساعد حالات کے دو ہزار نو سو پونڈ سے تجاوز کر گئی۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم۔

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سعید بن قاسم آف وا نے کی ان کے بعد مکرم عثمان ابن آدم صاحب نے قربانی کی اہمیت کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمد اکبر صاحب صدر جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے یکصد پونڈ ذاتی چندہ دیکر مالی قربانی کا افتتاح کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ بعد میں تمام مبلغین کو چندہ کے لئے بلایا ان کے بعد تمام علاقہ جات نے اپنے اپنے علاقہ کی قربانی پیش کی ساڑھے چار سے تک دو ہزار پانچ صد پونڈ کی رقم مالی قربانی اکٹھی ہو چکی تھی بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے حسب پروگرام آئندہ تین سال کے لئے نئے عہدہ داران کا انتخاب کرایا جس میں سوائے سیکرٹری تبلیغ الحاج آدم اور سیکرٹری تعلیم و تربیت کے جو کہ الحسن بن صالح صاحب منتخب ہوئے باقی تمام سابقہ عہدیداران منتخب ہوئے۔ انتخاب کے بعد اجلاس کی کارروائی اگلی نشست تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

اس اجلاس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی شمالی اور جنوبی ٹیموں کا فٹ بال میچ تھا جس میں ٹانی جنوبی حصہ نے جیتی جو کہ غالباً حقانی مرکز سالٹ پانڈ کی برکت تھی کیونکہ سالٹ پانڈ جنوبی علاقہ میں واقع ہے۔

تیسرا اجلاس

آج کے جلسہ کی تیسری نشست مسجد میں منعقد ہوئی اس نشست کی کارروائی زیر ہدایت مکرم امیر صاحب معلم یحیی صاحب آنداو کی زیر صدارت شروع ہوئی اس میں جبریل آدم صاحب نے رمضان کے روزے یعقوب بن عیسے صاحب نے حیات بعد الممات اور سلیمان الحسن صاحب نے اسلام اور رسومات کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

تیسرا روز ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء

ساڑھے آٹھ بجے حسب پروگرام مبلغین کلاس کے ایک طالب علم عبدالمالک صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد مبلغین کلاس کے تمام طلباء نے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند نعتیہ اشعار یعنی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم الحاج آدم صاحب نے زکوٰۃ کے موضوع پر بیس منٹ مقامی زبان میں خطاب کیا جن کے بعد مکرم صادق حالتسن صاحب نے جو کہ ایک نہایت مخلص احمدی مکرم صالح حالتسن مرحوم کے فرزند ہیں اسلامی وراثت کے موضوع کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں واضح کیا اور خصوصاً اس بات پر زور دیا کہ ورثہ اپنی اولاد کو ملنا چاہیئے نیز اسلامی احکام کی تعمیل میں لڑکیوں کو دیا جانا چاہیئے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ذکر خیر

مکرم ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ غانا

میرے والد مرحوم ملک خدا بخش صاحب رضی کو معزز مہمانوں اور سلسلہ کے بزرگوں کی مہمان نوازی کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے مجھے بھی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت کا جب بھی آپ لاہور میں تشریف لاتے موقعہ ملتا دعوت کے لئے کسی کے ہاں جانا بالعموم پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست نے کھانے پر ان کی دعوت کی اور مجھے بھی والد صاحب مرحوم کی معیت میں گھر پر بلایا۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے دینی کتب کے مطالعہ کو چھوڑ کر دعوت کھانے کو پسند نہ فرمایا۔ بہت اصرار کے باوجود مولانا فرماتے کہ ہم درویشوں کو جو لذت مطالعہ کتب میں ہے۔ وہ ان کھانوں میں نہیں۔ ہاں اگر آپ کو خواہش ہے کہ میں ضرور آپکی دعوت میں شریک ہوں تو آپ چند لقمے یہیں مجھے بھیجدیں ....

.... لاہور میں گرمیوں کا موسم تھا اور حضور کے ارشاد کے مطابق آپ نے روزہ رکھا تھا میں رات تین بجے کھانا لے کر گیا تو فرمایا کہ ابھی ابھی حضور خواب میں تشریف لائے تھے اور حضور نے دو دفعہ فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کچھ پوچھنا چاہتے تھے۔ فرمائیں آپ کا کیا سوال ہے میں نے عرض کیا حضور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی تفسیر دریافت کرنی ہے ۔۔۔ فرمانے لگے کہ حضور ایسی لطیف تشریح فرما کر ابھی ابھی گئے ہیں کہ جیسے سورج چڑھ جاتے اور انسان کوٹھے پر چڑھ کر ان اشیاء کو گنے جو اسے نظر آتی ہیں۔ مگر گن نہ سکے۔ اسی طرح میں اب اتنی تفسیر بیان کر سکتا ہوں لاحول ولا قوۃ الخ۔ کی کہ احاطہ تحریر و بیان میں نہیں لا سکتا ۔۔۔

اس خواب کا پس منظر یہ تھا کہ اسی شب آپ محترم مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ وسابق جج ہائیکورٹ لاہور کی کوٹھی پر حضور کی اقتداء میں نماز کے لئے گئے ہوئے تھے حضور کی انتظار میں لوگ جمع ہو رہے تھے کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور آپس میں باتوں کی وجہ سے شور برپا تھا۔ حضرت مولوی صاحب کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کس عظیم الشان انسان کی آمد میں آپ بیٹھے ہیں۔ اگر کسی بادشاہ کے دربار میں جا کر بادشاہ کی انتظار کرنا پڑے تو کیا آپ اس طرح شور و غل کریں گے۔

یہ عظیم الشان خدا کا نور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق عظیم الشان شخصیت کا حامل ہے اس کے نور سے فیضیاب ہونے کے لئے اپنے دل کے ظرف کو تیار کرو اور ذکر الٰہی سے اور کثرت درود و تہلیل و تحمید پڑھنے سے اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ اس پاک وجود کی شعاعیں تمہارے اندر اس کے انوار و برکات سے فیضیاب ہو کر جاؤ۔ آپ نے ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نماز پڑھا کر حاضرین کی طرف مخاطب ہوئے تو اس وقت حضرت مولوی صاحب بالکل حضور کے بالمقابل بیٹھے تھے نہ تو حضرت مولوی صاحب نے کوئی بات کی اور نہ ہی حضور مولوی صاحب سے مخاطب ہوتے۔ ایک گھنٹہ تک مجلس عرفان لگی رہی اور سوالات مختلف ہر طرف سے لوگ کرتے اور حضور جواب دیتے رہے۔

جب میں سحری کا کھانا لے کر حاضر ہوا تو حضرت مولوی صاحب نے خواب سنائی اور فرمایا کہ میں نے اپنے دل کو بہت سمجھایا کہ اتنے لوگ حضور سے سوال پوچھ رہے ہیں غلام رسول تم بھی کوئی بات پوچھو۔ لیکن حضور کی عظمت وجلالت اور شان عظیم اور تقدس و رفعت کے سامنے مجھے لب کشائی کی جرأت نہ ہوئی۔ جس کی وجہ سے حضور نے خواب میں آ کر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کیا بات پوچھنا چاہتے تھے۔ اللہ اللہ کس شان کا مطاع اور کس شان کا جانثار اور مطیع جو کہ

ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔

کا مجسم تھا۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جس قدر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا فرمائی سلسلہ کی خدمت کی اور خلافت سے وابستگی کا سبق دیا اور تبلیغ کا جنون جو لوگوں کے دلوں میں آپ نے پیدا فرمایا اور دعاؤں کی تاثیرات کا جو اثر چھوڑا وہ اس قابل ہے کہ ہم سے ہر ایک اس کی تقلید کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور ان جیسے پاک وجود ہمیشہ جماعت میں پیدا کرتا رہے۔ جو جماعت کو اطاعت امام اور دین کے لئے والہانہ جوش اور غیرت کا سبق دیتے رہیں۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لازمی چندوں کی نوماہی وصولی کا نقشہ

(قسط نمبر ۲)

۱۳ر فروری ۱۹۶۴ء تک بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی جو وصولی ہوئی ہے۔ اس کی جماعت وار تفصیل قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ نیچے ان جماعتوں کی وصولی کی تفصیل درج ہے۔ جن کا ان چندوں کا سالانہ بجٹ دو ہزار روپے سے زائد لیکن چار ہزار روپے سے کم ہے۔ تا تمام احباب کو اپنی اپنی جماعت کی کارگزاری کا علم ہو جائے۔ اور جہاں جہاں کمی ہے اسے پورا کرنے کے لئے جماعتیں اپنی کوششوں تیز کر دیں۔ کیونکہ اب صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اور ہر جماعت کے لئے لازم ہے۔ کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ر اپریل تک اپنا بجٹ پورا کر دے۔ جن جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقایوں کے بے باق کرنے کی بھی فکر کرنی چاہیئے

یہ فی صدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں نکالی گئی ہے۔ اس وقت تک کم از کم پچھتر فی صدی وصولی ہو جانا چاہیئے تھی۔ جن جماعتوں کی وصولی اس سے زیادہ یا اسکے قریب ہے انہیں نظارت بیت المال مبارکباد عرض کرتی ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ والسلام

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	قمرآباد	۱۵۱	۱۵۵
۲	چک ۳۰/۱۱-ایل	۱۰۲	۱۱۹
۳	چک [illegible] جنوبی	۱۱۷	۱۰۱
۴	عارف والا	۱۱۳	۹۳
۵	نورنگر فارم	۹۴	۱۱۱
۶	چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلہ	۸۰	۱۱۵
۷	چک ۱۶۶ مراد	۶۷	۱۲۷
۸	چک ۳۸ ج ب چیانہ	۱۰۷	۸۷
۹	مرالے عالمگیر	۶۶	۱۲۲
۱۰	عزیز پور ڈوگری	۷۰	۱۱۶
۱۱	چک ۴۴ گ ب	۸۶	۹۷
۱۲	خوشاب	۷۷	۹۸
۱۳	گوجرہ	۸۹	۸۵
۱۴	دارالنصر شرقی ربوہ	۸۰	۹۱
۱۵	دارالیمن ربوہ	۷۹	۹۱
۱۶	کوٹ فتح خان	۷۰	۱۰۰
۱۷	پتوکی منڈی	۶۵	۹۶
۱۸	ناصر آباد اسٹیٹ	۶۶	۹۴
۱۹	گرمولہ ورکاں	-	۷۹
۲۰	گھٹیالیاں اسکول	۷۲	۷۵
۲۱	ناہرہ	۶۵	۸۲
۲۲	دارالصدر غربی ربوہ	۸۰	۶۵
۲۱	دلیوکے	۶۲	۸۳
۲۴	چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال	۳۶	۱۰۹
۲۵	چک ۵۶۵ گ ب	۵۶	۸۹
۲۶	چک ۹۸ شمالی	۵۹	۸۵
۲۷	کیمبل پور	۶۸	۷۶
۲۸	بگی سرواڈ	۶۸	۷۵
۲۹	کرتو پنڈوری	۸۳	۵۹
۳۰	دارالصدر جنوبی ربوہ	۷۷	۶۱
۳۱	میانوالی	۷۵	۶۲
۳۲	نارنگ منڈی	۶۷	۶۶
۳۳	جڑانوالہ	۶۷	۶۶
۳۴	پرانی انارکلی لاہور	۶۵	۶۲
۳۵	سانگھڑہ	۶۰	۶۹
۳۶	دوالمیال	۳۶	۹۱
۳۷	نصرت آباد اسٹیٹ	۷۴	۷۸
۳۸	گکھڑ منڈی	۶۷	۵۷
۳۹	ڈگری	۷۴	۷۵
۴۰	انورآباد	۲۶	۹۶
۴۱	اسماعیل آباد	۶۱	۵۹
۴۲	ڈوگری گھمن	۶۷	۵۱
۴۳	دارالرحمت فیکٹری ایریا	۶۶	۵۱
۴۴	منڈی جوہرآباد	۶۴	۵۳
۴۵	سانگلہ ہل	۳۹	۷۶
۴۶	کریم نگر	۵۷	۵۷
۴۷	چک ۶/۱۱-ایل	۵۹	۵۳
۴۸	سمبڑیال	۵۹	۵۱
۴۹	بھڈال	۵۸	۵۲
۵۰	کوٹ مومن	۶۰	۴۸
۵۱	بھکر	۵۳	۵۴
۵۲	روہڑی	۶۷	۲۹
۵۳	کرنڈی	۳۵	۷۰
۵۴	چک ۳۵ ج ب سرشمیر روڈ	۴۴	۶۱
۵۵	چنیوٹ	۵۰	۵۴
۵۶	کوچہ چابکسواراں لاہور	۵۲	۵۲
۵۷	شیخ پور	۵۷	۴۷
۵۸	داؤد خیل	۷۳	۳۰
۵۹	میرپور آزاد کشمیر	۵۹	۷۴
۶۰	گوٹھ جالی پور	۹	۹۳
۶۱	باغبانپورہ لاہور	۶۵	۳۱
۶۲	چک ۱۱۷ چھور	۶۶	۳۳
۶۳	چک ۹۹ شمالی	۳۰	۶۸
۶۴	ادرحمہ	۴۸	۷۴
۶۵	گھنوکے ججہ	۵۳	۴
۶۶	قائد آباد	۵۴	۳۸
۶۷	شادیوال	۳۹	۵۳
۶۸	چک ۳۱۲ ج ب کنتھووالی	۲۷	۶۴
۶۹	چک ۱۹۳ ر ب لاٹھیانوالہ	۵۳	۳۵
۷۰	کھلنا	۶۱	۲۶
۷۱	چک ۵۵ ۲-ایل محمود پور	۴۴	۶۲
۷۲	میرپور خاص	۴۹	۳۳
۷۳	چک ۱۶۸ مراد	۱۸	۶۱
۷۴	چک ۱۷ جنوبی	۳۴	۳۴
۷۵	دھیرکے کلاں	۲۹	۴۸
۷۶	سوئے والا	۳۰	۶۴
۷۷	گوجرخان	۵۰	۴۴
۷۸	علی پور گھلواں	۶۴	۲۷
۷۹	خانپور منڈی	۷۴	۱۹
۸۰	بھیرہ	۴۴	۱۶
۸۱	رائے پور قادرآباد	۳۷	۲۲
۸۲	شاہدرہ	۵۴	۱۴
۸۳	خانیوال	۲۶	۳۲
۸۴	حسن باڈہ	۱۷	۱۴
۸۵	چک ۷ جنوبی	۳۰	۲۷
۸۶	چک ۳۴ جنوبی	۱۴	۳۴
۸۷	برہمن بڑیہ	۳۶	۱۹
۸۸	چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور	۴۰	۱۵
۸۹	لالہ موسیٰ	۳۰	۲۰
۹۰	چک ۲۷۹ ر ب گوکھووال	۲۹	۱۴
۹۱	محمودآباد (جہلم)	۳۰	۱۱
۹۲	کوہ مری	۲۸	۸
۹۳	ننکانہ صاحب	۱۹	۸
۹۴	داہڑی منڈی	۱۶	۹
۹۵	تارڑ	۹	×
۹۶	ظفرآباد اسٹیٹ دیہہ [illegible]	×	۳
۹۷	احمد نگر مشرقی پاکستان	۲	×
۹۸	منگ دوال	۱	×
۹۹	گوٹھ محمد علی	×	[illegible]

انصار اللہ کے چندہ جات کی وصولی

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا پہلا مہینہ گزر چکا ہے۔ اس ماہ میں چندہ جات کی جو وصولی ہوئی ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ مجالس کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ چندوں کی وصولی ماہ بماہ ہونی چاہیئے۔ اور جو رقم وصول ہو وہ مرکز میں ساتھ کے ساتھ پہنچا دینی چاہیئے۔ اس طرح اداکین پر بوجھ بھی نہ ہوگا۔ اور بقایا بھی نہ ہوگا۔ عہدہ داران توجہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔

چار دیواریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے۔ کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ ہیں۔ تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ ہیں۔ اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہیں" (الفضل)

پس احباب جماعت عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً اس طرف توجہ فرمائیں تا اطفال الاحمدیہ کی دیواران کے ہاں قائم ہو جائے اور وہ چستی سے کام کرے تا آپ کی جماعت ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائے۔

نوٹ:- پاکستان میں احمدی جماعتیں ایک ہزار کے قریب ہیں۔ مگر صرف ۲۵ مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے رپورٹیں باقاعدگی سے آتی ہیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے مکمل موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ فرما دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ مستری لعل دین وجلال الدین صاحبان بنگلہ ابجیانوالہ ضلع شیخوپورہ
۲۔ ممتاز احمد صاحب پٹواری نہر چک ۲ چندر کوٹ ضلع شیخوپورہ
۳۔ انسانی شریفاں بیگم صاحبہ بمقام دھیرکے ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ
۴۔ فضل الٰہی صاحب ولد میاں محمد اسحٰق صاحب کھنہ بھٹیاں تحصیل حافظ آباد
۵۔ چوہدری ناصر احمد صاحب مینیجر انچارج ڈسپنسری چاکانوالی فارم ڈاکخانہ کوٹ جان بخش ضلع گوجرانوالہ
۶۔ چوہدری اللہ دتا صاحب باجوہ چاکانوالی فارم ضلع گوجرانوالہ
۷۔ احمد علی ولد اللہ دتا صاحب چھنی کبیر تحصیل حافظ آباد
۸۔ شیر محمد صاحب ولد فضل صاحب موضع کانا نوالہ تحصیل حافظ آباد
۹۔ حفیظ احمد صاحب کلرک محکمہ بجلی سکھیکی ضلع گوجرانوالہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے گو بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 16227 میں جواہرالدین ولد نانک قوم جٹ ڈھعلدن پیشہ کاشتکاری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۹/۱۲۸-ایل ڈاکخانہ کبیر ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ جائداد کی آمد پر ہے اور مجھے ۱۲۵ ایکڑ اراضی جو کہ مجھے کواپریٹو لینڈ ہولڈنگ سوسائٹی کی طرف سے الاٹ شدہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کی آمد سالانہ ایک ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی الراقم محمد جمیل پسر حقیقی موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹/۱۲۸-ایل ڈاکخانہ کبیر ضلع منٹگمری العبد نشان انگوٹھا جواہرالدین ولد نانک ۹/۱۲۸-ایل گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چک ۹-ایل/۱۲۸ ۲۔ عبدالشکور ولد عبدالمجید چک ۹-ایل/۱۲۸ ڈاکخانہ کبیر۔

مسل نمبر 16228 میں نذیر احمد ولد بڈھے خاں قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۵۶۳ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۰۷.۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نذیر احمد خود نذیر احمد چک ۵۶۳ گ ب شرقی ضلع لائل پور حال مسنٹ شکیل کمپنی کوئٹہ چھاؤنی

گواہ شد مولوی محمد احمد فاضل موصی نمبر ۵۸۲۶ ولد علی محمد صاحب صحابی۔ موصی آرڈیننس ڈپو کوئٹہ گواہ شد۔ محمد عبدالرحمن ولد حیات محمد پریذیڈنٹ حلقہ مسجد جماعت احمدیہ کوئٹہ بارڈ روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر 16229 میں عبدالعزیز خاں ولد ایم نور احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت ۳۰ دسمبر ۵۷ء ساکن پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ کھاد فیکٹری ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور تنخواہ -/۱۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے کل ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عبدالعزیز خاں بقلم خود گواہ شد ممتاز احمد خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھاد فیکٹری ملتان ولد ملک نورالدین قوم ریئس ساکن کبیروالا۔ ۲۔ گواہ شد ملک عنایت کریم سیکرٹری مال کھاد فیکٹری ملتان ولد فضل کریم قوم اعوان ساکن کبیرہ۔

شجرکاری

۲۱ فروری سے ہفتہ شجرکاری شروع ہو رہا ہے اس کو کامیاب بنا کر اپنی اور ملکی دولت میں اضافہ کیجئے!

یہ بھی یاد رکھیں کہ خود درخت کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنی حفاظت آپ کرے بلکہ یہ پودا لگانے والے کا فرض ہے کہ ایک ذمہ دار باپ کی طرح اس کی حفاظت اور پرورش کرے۔ (ناظر زراعت)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز / سپلائرز سے قابل ترجیح یہ کہ پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کے ذریعے ہو مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں وضاحت کے ساتھ ایجنٹوں کا کمیشن درج ہونا چاہیئے جب کہ قیمتوں میں شامل ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز اور مقدار کی مختصر تشریح	ٹنڈر کے مکمل دستاویزات بشمول ڈاک و پیکنگ اخراجات کی قیمت (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخ	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۱)	214 (COMMODITY AID) 64 (P6) I ملٹیس۔ وہیل ٹرننگ وہیل لیتھ ٹرننگ اور ناوبورنگ نیز فیسنگ مشین = ۲ عدد	-/۲۵ روپے قیمت نقشہ ایک روپیہ	۲۰ فروری ۱۹۶۲ء تا ۶ اپریل ۱۹۶۲ء	۷ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۸ بجے	۷ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے
(۲)	214 (COMMODITY AID) 64 (P6) II لیبارٹری اکوپمنٹ مشتمل بر بیلنسز وزکومیٹر وار ٹسٹل وغیرہ = ۱۶ آئٹمیں۔	-/۱۰ روپے	۲۰ فروری ۱۹۶۲ء تا ۶ اپریل ۱۹۶۲ء	۷ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۸ بجے	۷ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے
(۳)	214 (COMMODITY AID) 64 (P6) III لیبارٹری اکوپمنٹ مشتمل ریز یکل ٹیسٹنگ مشینیں = ۴ عدد	-/۱۰ روپے	۲۰ فروری ۱۹۶۲ء تا ۷ اپریل ۱۹۶۲ء	۸ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۸ بجے	۸ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے
(۴)	214 (COMMODITY AID) 64 (P6) IV سیل شاپ میں استعمال کے لئے ٹمپرکچر ریکارڈنگ اکوپمنٹ = ۹ آئٹمیں۔	-/۱۰ روپے	۲۰ فروری ۱۹۶۲ء تا ۷ اپریل ۱۹۶۲ء	۸ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۸ بجے	۸ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے
(۵)	214 (COMMODITY AID) 64 (P6) V ٹائپ کے پرنٹنگ پراسیسز = ۸ عدد	-/۲۵ روپے	۲۰ فروری ۱۹۶۲ء تا ۸ اپریل ۱۹۶۲ء	۹ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۸ بجے صبح	۹ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی / دستخط کنندہ ذیل کے دفتر اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز انسپکشن / پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مندرجہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں ڈاک خرچ پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ انعامی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر وصول نہیں کئے جائیں گے) امریکہ (یو ایس اے) کے ٹنڈر دہندگان کی دستاویزات بلا معاوضہ قونصل جنرل آف پاکستان ۱۳- ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱- این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصولہ پیش کشوں ہی پر غور کیا جائے گا

ٹنڈر کو موقع پر موجود ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولا جائے گا۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق کوئی استفسار یا زر سیل زیر دستخط کنندہ ذیل کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے

دستخط
اے حمید (پی آر ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۱ فروری چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کل جب عبوری دارالحکومت کے تین روزہ دورہ پر یہاں پہنچے تو ان کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ راولپنڈی کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی کسی غیر ملکی رہنما کا ایسا شاندار اور پُرجوش استقبال نہیں ہوا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام شہر ہی استقبال کے لئے سڑکوں پر امڈ آیا ہے۔

جب مسٹر چو این لائی صدر کے وائیکاؤنٹ میں چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچے تو ہزاروں افراد وہاں جمع ہو چکے تھے۔ چینی وزیر اعظم کا طیارہ بارہ بجکر بیس منٹ پر پہنچا۔ جب وہ طیارہ سے باہر نکلے تو صدر ایوب نے آگے بڑھ کر ان سے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور ان الفاظ میں استقبال کیا "میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں مجھے توقع ہے آپ زیادہ تھکن محسوس نہیں کر رہے ہوں گے" مسٹر چو این لائی نے چینی زبان میں جواب دیا "میں تھکا نہیں شکریہ"

صدر ایوب نے چینی وزیر خارجہ مارشل چن ای اور ان کی اہلیہ مادام چانگ چئین کا بھی استقبال کیا۔ دو بچوں نے جو پٹھانوں کی پگڑیاں اور زری کی شیروانیاں پہنے ہوئے تھے چینی وزیر اعظم اور مارشل چن ای کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ ننھی ننھی بچیوں نے مادام چانگ چئین کو گلدستے پیش کئے۔ ازاں بعد چینی وزیر اعظم کو پاکستانی فوج کے ایک چاق و چوبند دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ ہوائی اڈہ پر اپنی تقریروں کے لئے مائیکروفون کی طرف جانے سے پہلے صدر ایوب نے کمانڈر انچیف پاکستان آرمی جنرل محمد موسیٰ۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری۔ قومی اسمبلی کے بیسٹر ڈپٹی سپیکر، مرکزی وزراء اور قومی اسمبلی کے ارکان سے مسٹر چو این لائی کا تعارف کرایا ہوائی اڈہ پر چین اور پاکستان کے قومی جھنڈے لہرا رہے تھے اور ہوائی اڈہ کی عمارت کو دونوں ملکوں کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ راولپنڈی کی ساڑھے چار لاکھ آبادی کا بیشتر حصہ ہوائی اڈہ سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس تک پانچ میل لمبے راستہ پر استقبال کے لئے موجود تھا۔ ان لوگوں نے چین اور پاکستان کی جھنڈیاں اٹھا رکھی تھیں جوں ہی مسٹر چو این لائی اور صدر ایوب جو موٹروں کے قافلہ کے آگے تھے ان کے قریب سے گزرتے وہ جھنڈیاں ہلا کر معزز مہمان کو خوش آمدید کہتے تھے راستے میں جگہ جگہ بینڈ بج رہے تھے۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں کو رنگا رنگ جھنڈیوں اور خوبصورت محرابوں سے سجایا گیا تھا۔ محرابوں پر جو جھنڈے لٹکائے گئے تھے ان پر پاک چین دوستی پائندہ باد اور معزز مہمانوں کی خوش آمدید میں جملے لکھے ہوئے تھے۔ استقبال کرنے والوں میں کشمیری مہاجروں کی ایک بڑی تعداد شامل تھی اور وہ سارے راستہ میں جگہ جگہ اپنے کتبوں کے ساتھ نمایاں نظر آ رہے تھے۔ کشمیری باشندے اور استقبال کرنے والے دوسرے افراد "کشمیر میں استصواب کرایا جائے" اور "کشمیر لے کے رہیں گے" کے نعرے لگا رہے تھے۔

راولپنڈی ۲۱ فروری کل صدر ایوب اور وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے کشمیر اور دوسرے اہم بین الاقوامی مسائل پر بات چیت شروع کر دی سیاسی حلقے دونوں رہنماؤں کی اس بات چیت کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ خود مسٹر چو این لائی نے کل اعلان کیا کہ اس بات چیت کے ٹھوس نتائج برآمد ہوں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین نے کشمیر کے مسئلہ کو کبھی طے شدہ خیال نہیں کیا اور وہ ساری دنیا کی قوموں کے حق خود ارادیت کا پُرزور حامی ہے کل کی بات چیت کوئی اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔ جس کے بعد وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے اس مرحلہ پر کوئی تبصرہ کرنے سے اظہار معذوری کیا۔ باخبر حلقوں نے صرف یہ بتایا ہے کہ بات چیت انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو، خارجہ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد اور ڈائریکٹر جنرل امور خارجہ مسٹر آغا شاہی بھی موجود تھے صدر ایوب اور مسٹر چو این لائی میں آج صبح پھر بات چیت ہوگی۔

راولپنڈی ۲۱ فروری جموں و کشمیر کے مہاجرین نے کل یہاں کشمیر پر بھارت کے قبضہ کے خلاف زبردست مظاہرے کئے۔ انہوں نے اپنے ان مظاہروں میں دنیا کے تمام آزادی پسند ملکوں سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کو بھارتی ظلم و استبداد سے نجات دلائیں۔ یہ کشمیری باشندے چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے استقبال کے لئے مظفر آباد سے یہاں پہنچے تھے۔ کشمیری باشندوں کے مختلف گروہ ہوائی اڈہ کے باہر اور شہر کے اہم موڑوں اور چوکوں پر کھڑے تھے انہوں نے بڑے بڑے کتبے اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے جن پر "کشمیری استصواب چاہتے ہیں" اور "شیخ عبداللہ کو رہا کیا جائے" لکھا ہوا تھا۔ جوں ہی چینی وزیر اعظم اور ان کی پارٹی کے ارکان ان کے قریب سے کاروں میں گزرے۔ انہوں نے "کشمیر ہمارا ہے" اور "ہم کشمیر میں استصواب چاہتے ہیں" کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ ہوائی اڈہ سے کاروں کا کارواں شہر کی طرف روانہ ہوا تو تین سکوٹر سوار نوجوان کاروں کے درمیان میں سے راستے بناتے ہوئے پانچ میل طویل راستہ میں کاروں میں سوار معزز مہمانوں کے سامنے اپنے ان کتبوں کا مظاہرہ کرتے رہے جو انہوں نے سکوٹروں کے پیچھے لگا رکھے تھے اور جن پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے "کشمیری استصواب چاہتے ہیں" اور "بھارت کشمیر خالی کرو"۔

گھانا کی احمدی جماعتوں کا کامیاب سالانہ جلسہ

(بقیہ صفحہ ۵)

بھی دینا چاہیے۔

مکرم جانسن صاحب کی تقریر کے بعد اشانٹی ریجن کے ریجنل چیئرمین الحاج الحسن عطا صاحب نے حج کی اہمیت نیز طریق ادائیگی حج وغیرہ تمام امور پر تفصیلاً روشنی ڈالی آپ نے خود احرام باندھ کر دکھایا نیز بیت اللہ کی تصویر سے تمام حاضرین کو روشناس کرایا۔

مکرم مسعود احمد خاں صاحب ایم اے نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر نصف گھنٹہ اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور پھر سلسلہ موسویہ سے سلسلہ محمدیہ کی مماثلت کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ امور اس بات کے متقاضی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت ہونی چاہیئے مکرم مسعود احمد خاں صاحب کی تقریر کے بعد دوبارہ مالی قربانی شروع ہوئی اور تقریباً پانچ صد پونڈ سے زائد رقم مزید اکٹھی ہوئی جس کے بعد مکرم صدر صاحب نے اول آنے والی ریجن کا اعلان کیا جو کہ بالکل اراسپکٹ تھا جنہوں نے ۸ - ۳۰۷ پونڈ مالی قربانی پیش کی تھی اس سلسلہ میں اشانٹی ریجن دوم آیا جنہوں نے ۳۵۰ پونڈ ادا کئے تعداد بیعت کے لحاظ سے اشانٹی غانا میں اول رہا۔

یہ امر انصاف سے بعید ہوگا اگر میں اس مالی قربانی کے ضمن میں اپنے حلقہ برانگ اہافو ریجن (جو اب) سے خاک سار کا نفرنس کے بعد شمالی ریجن میں تبدیلی ہو کر آ گیا ہے) کا ذکر نہ کروں کہ جن کی سال گزشتہ کی رسم قربانی صرف نوے پونڈ تھی لیکن اس سال باوجود اس کے کہ وہ اپنی ریجنل سالانہ کانفرنس میں ۱۷۲ پونڈ قربانی دے چکے تھے جو کہ ان کی دوسری کانفرنس تھی اس سالانہ جلسہ پر ۲۷۰ پونڈ رقم قربانی دی گویا پچھلے سال سے تین گنا زیادہ دیا حسب کہ تعداد کے لحاظ سے وہ دوسرے علاقوں سے کافی کم ہیں یعنی مرد و زن ملا کر پانچ صد۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء و بالخیر اللّٰھم زد فزد

جلسہ برخواست کرنے سے قبل مکرم صدر صاحب کی درخواست پر مکرم امیر صاحب اول آنے والی جماعت نیز فٹ بال میچ میں اول آنے والی ٹیم کو انعامات عطا فرمائے۔

بعدہ امیر صاحب نے حاضرین جلسہ کو اپنے الوداعی پیغام میں ایک مرتبہ پھر اس بات کی تلقین کی کہ احمدیت کے نور سے نہ صرف یہ کہ خود پوری طرح مستفید ہوں بلکہ دوسروں تک بھی اس نور کو پہنچائیں نیز جلسہ کے دوران مختلف مقررین نے جو نصائح کی ہیں ان پر عمل پیرا ہوں۔ بعد از دعا جلسہ برخواست ہوا اور احباب واپسی کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے

جلسہ کے بعد دو تین مرتبہ مختلف اوقات میں ریڈیو گھانا پر بعض تقاریر کے اقتباسات سنائے جا چکے ہیں نیز جلسہ کے متعلق ریڈیو کے علاوہ اخبارات نے بھی احسن پیرایہ میں ذکر کیا ہے

نقد و نظر:-

A LIBRARIAN'S MUSINGS

(ایک لائبریرین کے افکار و خیالات)

مصنف:- محمد اسمٰعیل غازی ضخامت:- ۶۰ صفحات

قیمت تین روپے فی جلد۔ شائع کردہ:- علمی کتاب خانہ، اردو بازار لاہور

زیر نظر انگریزی کتاب ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن لاہور کے لائبریرین جناب محمد اسمٰعیل غازی کے حسب ذیل تین فکر انگیز مقالوں پر مشتمل ہے:-

۱۔ کم ترقی یافتہ ملکوں میں کتابوں کی گمشدگی کا مسئلہ۔

۲۔ کم ترقی یافتہ ملکوں میں لائبریرین کا مرتبہ اور کام بحیثیت ماضی اور حال کے آئینہ میں ایک تقابلی مطالعہ

۳۔ سیاسی افق پر طلوع ہونے والے بعض جدید رجحانات

ان میں سے پہلے دو مقالوں میں (جو پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن کی دو سالانہ کانفرنسوں میں پڑھے گئے تھے) قومی زندگی میں لائبریری اور لائبریرین کی اہمیت، لائبریری کو چلانے کے مخصوص فن۔ نیز اس فن کی بعض دشواریوں اور ان کے ازالہ پر بہت ماہرانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے

ہر چند کہ غازی صاحب نے بظاہر ایک فنی موضوع پر قلم اٹھایا ہے لیکن اسے اس خوبی سے نبھایا ہے کہ نہ صرف اس فن اور پیشے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بلکہ ہر پڑھے لکھے اور علم دوست شہری کے لئے اس کا مطالعہ یکساں طور پر دلچسپ اور مفید ہے فاضل مصنف نے قومی ترقی کے نقطہ نگاہ سے لائبریری کو کامیابی سے چلانے کے فن کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد اس بارہ میں عدم توجہی کے عام رجحان اور اس کے نقصانات کو بھی واضح کیا ہے اور بعض ایسی خامیوں کی طرف توجہ دلائی ہے جن کا دور ہونا بہت ضروری ہے۔ پھر پیشہ ورانہ اور فنی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے علاوہ دوسرے مقالہ میں مسلمانوں کے علمی کارناموں اور علی الخصوص لائبریریوں کے قیام اور ان کے فروغ سے متعلق بہت قیمتی مواد پیش کیا گیا ہے اس سے بلاشبہ کتاب کی افادیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کتاب کا کاغذ عمدہ اور مجلد و طباعت دیدہ زیب ہے مصنف نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس کا اردو ترجمہ بھی بہت جلد شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(ہم بالآخر درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہم تمام مبلغین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تنظیمات اور کوششوں کو کامیاب فرمائے اور صحیح معنوں میں تبلیغ اسلام کی توفیق بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین)